رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED NO. A 783



ویمبلی اگزیبیشن (نمائش گاہ لندن) سے ۱۹۲۴ء میں اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ نے طلائی تمغہ حاصل کیا۔

مینجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت مین ایک روپیہ کی رعایت کیجائیگی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائیگی۔ یہہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہین بھیجا جاتا۔ اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اوسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہین کر سکتے۔ ہر ایک نمبر مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اوسمین آپ کے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچے مین آپ کے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا یہہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہون تو چہ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ ما خیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو اونہین لازم ہے کہ چھ سالانہ خریدارون سے قیمت بھجوائین اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالین۔ دام و درم نہین تو قدمی کوشش سے فائدہ اوٹھائین۔ مذہب یا ناداری یا تیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہہ تو ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہین۔ یہان سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہین وہ راستے مین گاؤ گپ ہو جاتا ہے لیکن یہہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب مین پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہین۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دولتخانے پر نیاز مند منیجر خود نہین پہونچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات محظوظ فرمائین ناخوش کرنا مقصود نہین ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہین ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اوسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہین کیجاتی۔ پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی دفتر کو جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت مین منیجر اودھ پنچ کا نام نہین ہے اون کے متعلق ہر طرح کی ذمہ داری مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی مسلّمہ پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور اونکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہین ہین

(۱۰) مضامین صاف خط مین کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائین۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اون مین نہو۔ فقط

نوٹ جو حضرات خریدار ہین وہ اپنے خطوط اور منی آرڈر مین نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اون کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد [illegible] نمبر ۳۴

مضامین غیر

(۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء)

شوکت آرا بیگم بنام لارڈ اروِن

[illegible]

واہ واہ صاحب خوش رہو۔ گویا میرا پہلا خط تمہین [illegible] نہین [illegible] کوئی پروا نہین کی اور اسمبلی نے مذہبی توہین [illegible] کا مسودہ بغیر ملک کی رائے لیے کمیٹی کے سپرد [illegible] بغیر تم جانو تمہارا کام جانے۔ اس بحث [illegible] کا نتیجہ جو کچھ ہوگا وہ بھی ہندی کو اچھی [illegible] معلوم ہو [illegible] مگر جو لوگ مسودے پر غور کرنے [illegible] واسطے تعینات کیے گئے ہین وہ بڑا مان جائینگے [illegible] سمجھی کہ تمہاری مرضی ہندو مسلمانون مین [illegible] لگی ہے اسلیے پہلے اسی مسودے کی [illegible] لکھنے بیٹھ گئی۔ تم نے اپنی تقریر مین بس بات پر [illegible] زور دیا ہے وہ آپس کی لڑائی جھگڑے کی مذمت [illegible] لکھتے ہو کہ تمھین ہندوستانی لیڈرون سے اپیل کی [illegible] امن و امان کا خیال رکھین [illegible] کے رہینا [illegible] پوچھتی ہون کہ مذہبی توہین کا قانون پاس ہو [illegible] کے بعد کیا امن و امان قائم ہو جائیگا؟ [illegible] مین اوس پہلے سے بہت زیادہ [illegible] ہے۔ بات یہ ہے [illegible] جب تک انصاف اور عدالت کا دور دورہ [illegible] ہو اور قانون [illegible] دونون کا باغ انصاف کے پانی سے نہ سینچا جائے [illegible] اتحاد کی امید بالکل فضول ہے۔ تم کو پہلے [illegible] ہوا ہوگا کہ میرے نواب نے دوسرا محل کر لیا ہے [illegible] آنکھون سے دیکھتی ہون کہ [illegible] مین [illegible] کار ہو چکی جو ہمہ برابر تیار ہو [illegible] چاہئے کہ میان کو نہ گھر کی فکر [illegible] اپنی پیاری جان کے [illegible] بس مجھ سے بیزار ہو گئے [illegible] ہون نے انھین [illegible] کرکے جب

گلیجے کا یہ عالم ہے تو چلا خود دوسرے محل سے ملاقات ہو سکتی ہے کیون لوگ بھوک پر میان زبان سے تو کہتے ہین کہ مل جل کے رہو۔ [illegible] دونون کی رواج کمال نے عیش تلخ کر دیا ہے۔ مگر یہ نہین دیکھتے کہ خود اپنا طور طریقہ کیا ہے۔ اعتدال سے زیادہ چاو پیار کا اثر دوسرے کے دل پر کیا ہوتا ہے۔ یہی حال یہان کے اون حاکمون کی ہے جو سمندر کے پار سے آتے ہین۔ ایک ہندو دلان کی سی کہتا ہے دوسرا آتا ہے تو اوسکے راج مین مسلمانون کی چڑسی بگاڑ ہو جاتی ہے۔

مین یہ نہین کہتی کہ میان نے دوسرا محل کیون کیا؟ مردون کے یہی ہتھکنڈے ہین اور آجکل تو ہو ہو بیبیان ایک پر نہین بخشتین پھر وہ تو مرد بچے ہین اللہ نے مردانی صورت بنائی ہے وہ کیون ایک ہی دیوڑھی پر دھونی رما کے بیٹھین مگر ایسی باتون سے بھروسا جاتا رہا اب یقین نہین ہے کہ میان سے کوئی اچھی شکایت کرونگی تو وہ سنینگے کہ آئندہ شکایت نہ پیدا ہو جو میان بیقابو ہوتا تو یہ نوبت کاہے کو ہوتی میان پر قابو نہین ہے تو سارا نزلہ بی خورد محل پر گرتا ہے کہ نہ یہ ہوتین نہ مجھے مفت جلنا پڑتا۔ اے خدا سوت کی بیماری تو دشمن کو بھی نہ دینا۔ اسی موئی ڈاہ کے کارن مین چڑچڑی بدمزاج جلی ہو گئی ہون کہ اون پر بھی غصہ کرتی ہون جو خیر خواہ اور دوست ہین۔

میان اس جوت سے رہنے کی فرمائش ایسے کرتے ہین کہ اونکا عیش تلخ نہ ہو اور انگریز امن و امان سے رہنے کی ہدایت ایسے کرتے ہین کہ اونکے [illegible] مین کمی نہ پڑے اسی مطلب سے جو قانون مذہب کا مقرر کیے ہین وہ جبر خوشنما مین چاہے رعایا کی جان و مال پر کچھ ہی گزر جائے۔

مین یہ پوچھتی ہون کہ جلیان والے باغ کے واقعے کے بعد کیا ہندو مسلمانون مین میل جول کو قائم رکھنے کی حکومت نے کوئی فکر کی؟

اوس زمانے کے اخبار دیکھو تو تمھین معلوم ہوگا کہ وہ حاکم جو ہندو مسلمانون کے روز روز کے جھگڑے پر آنکھین نکالا کرتے تھے اس میل ملاپ پر آنکھین نکالتے اور تیوریان دکھاتے تھے۔ وہ لے اخبارون مین

تمھین یاد ہے کچھ لوگ [illegible] مین مسجدون کے ممبرون پر کیسی کیسی پیشگوئیان ہوئین کہ اللہ سے اور ہندو سے بھی انکی انجمنون کو خیانت بتایا کبھی انھین سازشی ٹھہرایا۔ میل ملاپ ہو جانے پر ولایت والے بہت جلے ایک نے کہا دیکھ لینا چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ۔ دوسرے نے کہا جو آج ہم اپنا پاؤن درمیان سے نکال لین تو [illegible] عافیت معلوم ہو۔ تیسرے نے کہا یہ غیر آئینی اتحاد ہے اسے قائم رکھنے کی ضرورت نہین۔ جانے دو بے باتین ہو مگر یہی لوگون کا خیال ہے کہ ریڈنگ صاحب کی پیاری سے آخر یہ غیر آئینی اتحاد خاک سیاہ ہوا۔ ایک جدت تھی سرکاری پیار اخلاص کا لطف اور [illegible] تھے۔ یہ دن اور کبھی کا ہے کو دیکھنے نصیب ہوئے تھے اونھین کے چلتون حضور رسی کی اُجرت تھپکی کی طرح قومی اتحاد کی جھاڑو کا بندھن کاٹ گئی نام ہوا اون کا کام ہوا سرکار کا۔ اب خدا جانے یا ریڈنگ اور پنڈت جانے کہ اصلیت کیا تھی مگر دیکھنے والون نے دیکھ لیا کہ میل ملاپ کی کوشش اوپری دل سے تھی۔ ورنہ اس اتحاد کو غنیمت سمجھ کے خود ریڈنگ ایک گول میز کانفرنس جمع کرتے اور میل ملاپ کا کھٹکا پیدا کیے بغیر ایسا انتظام کر دیتے کہ پھر جدائی نہ ہوتی۔

لاٹ صاحب بیٹھے رہ رہ کے غور کیا کہ سرکار نے ان جماعت جماعت کے جانورون مین میل رکھنے کے واسطے کبھی کوئی تدبیر کی تو دل سے [illegible] کہتا ہے کہ نہین۔ یہ قانون کہ انگریزی رعایا کے دو گروہون مین نفرت پیدا کرنا جرم ہے ان دو گروہون کے افراد پر ضرور ایک حد تک قابو رکھ سکتا ہے لیکن اون لوگون پر اسکا کوئی قابو نہین جو ہڈی ڈال کے کتّے لڑواتے ہین۔ ہڈی کترن کی تعداد بھوکے کتون کو ہڈی دینا دفعہ ۱۵۳ الف کی حد مین نہین آتا بلکہ باہر رہتا ہے۔

اگر مین تمھاری جگہ لاٹ یا لاٹن ہوتی تو اصلاحات کی ہنڈیا مین جو لڑوانے والی ہڈی پڑی ہے اوسے پہلے نکال ڈالتی پھر اسمبلی اور لیڈرون کے سامنے [illegible] ہوکے کہتی کہ اب جس ہڈی پر تم لڑتے رہتے تھے وہ باقی نہین رہی۔ خبردار جو کوئی بھوکا [illegible] سے سامنا کرنا پڑیگا۔ ایک ہڈی ہو تو کوئی کے ممبرون کے انتخاب کا

طریقہ پڑی ہے۔ جمہوریت کا تقرر پڑی ہے۔ خطاب پڑی ہے تاوان پڑی ہے۔ ایک کی تیغ دوسرے کی شکست پڑی ہے۔ اسمبلی کے ارکان کو تمنے اجلاس میں بلا کے جیتری کی دونوں پیچ پوچھو تو وہ بھی پڑی ہے اس پڑی پر لڑائی تو ہوئی مگر دل میں ضرور قرار پائیں گے۔ اس جگہ کو بہی خوب سمجھ سکتا ہے جس کا پھیپھڑا اسوت سے تنا ہو۔

تمہاری ساری تقریر کی مثال یہ ہے کہ جیسے کہیں چھترا جل رہا ہو کسی کی ناک میں ہو جائے اور وہ ناک پر رومال رکھے۔ بیشک خون خنجر لڑائی جھگڑا ان پیزیر کی چیزوں سے تمنے اپنی تقریر میں بیزاری دکھائی ہے مگر تمہارا کام صرف یہی نہیں ہے کہ ناک پر رومال رکھ کے بھری محفل میں کہو اے ہے مانس گند باس گندہ دیر یا سے جولائی تک کہاں سخنے (کلکتہ) کے سر پر کل شیطانی روح چڑھ بیٹھی تھی انسانیت کا ذکر ہی نہ تھا۔ ایمان در خلق اور عقل کا دیا نہ رہا تھا یہ تو ایسی باتیں ہیں جن کی وجہ سے ہر عقلمند کو جیسی کہ میں ہوں ناک پر رومال رکھنا پڑا لیکن تمہارا یہ کام تھا کہ تم جھگڑے کو آگے سے علیحدہ کر دیتے کہ پھر بو نہ چھوٹتی۔

یہ سب باتیں صاحب دیکھو برا نہ ماننا۔ جو کچھ میں کہ رہی ہوں تمہارے بھلے کو کہتی ہوں۔ بیٹے دھوپ میں چونڈا سفید نہیں کیا ماشاء اللہ تو بیاسی برس کھوئی۔ تجربہ کار۔ جہاں دیدہ ڈرنگ پانے والی سوتوں کی گود میں کھیلی ہوئی ہوں پھر یہ بھی کچھ لو ڈرتے اور تمہیں خدا کی کوئی عداوت نہیں ہے۔ بولیے خواہ نہ بولیے وہ دل کی بات کہتا ہے ہندوستان میں بڑا مشہور ہے۔

تم خود ہی کہتے ہو کہ سال بھر سے ... جو قطعہ ہندوستان کے ... بتائی تو یہ ہے ... کا خیال رکھو۔

اللہ اللہ سال بھر گزر گیا اور تم خالی خولی جھگڑے اور شش و پنج میں مبتلا رہے وہی مثل ہے کہ گھر چلے اڑھائی گھڑی کا بھدرا" جلا آتے ہی اگر یہ چنگاری مولوی کی دستار اور پنڈت کی گپیا سے بجھا دیتے تو یہ لوکا ہرگز ہرگز نہ اوٹھتا۔

ایک تھے مولوی وہ لڑکے پڑھاتے تھے مگر زبان پر القاب آداب کی فکر زیادہ رکھتے تھے۔ لڑکا کبھی نالایا اور کہنے لگا مولوی صاحب کہا دیجیے۔ مولوی صاحب کو آیا غصہ کہنے لگے اے بدتمیز نا خلف نے تجھکو ہزار سمجھایا کہ بغیر القاب آداب کے بزرگوں کا نام نہ لیا کرو کسی طرح نہیں مانتا۔ لڑکا تھا شریر سن کے چپ ہو رہا۔ اتفاق سے ایک دن مولوی



" ہائیں ہائیں یہ کیا! - سنبھلو خان - سنبھلو!
" بُزِ فربہ - قابلِ شکار - اور تم کیا کرتا "

صاحب کے مقدس عمامہ اور علم کے بیابان پر حقے سے اوڑ کے ایک چنگاری پڑی اور آہستہ آہستہ گرد وئی کی ہوئی گیہاں کی مانند کی پرانا عمامہ دھواں کرنے لگی۔ صاحبزادے خاموش دیکھا کیے جب دوسرا سب دیکھ لیا کہ آنچ دماغ کی لیاری سے قریب جا تو بڑھ کے دست بستہ عرض کی۔

"معلی القاب مستطاب ستودہ القاب مستغنی عن الخطاب گردون قباب والی رکاب عظمت ماٰب حشمت مآب خداوند خدایگان مرشد مرشدان قبلہ عالم و عالمیان مشفق و دستگیر شاگردان نور دیدہ علم و حکمت چراغ دودمان بزم علوم مصدرش آیت فرمائے ہدایت۔ مخزن معارف و مکارم فخر الاکابر والا عاظم منبع القدس المنتسکی والدہ ادا فخرہ الاعظم علم الاعلام الحنیفم الغطریف الشریف ابن الشریف ابن الشریف مولانا و سیدنا ادام مجدہ و مناقبہ و طال ظلکم العالی بدوام حضر والا یالی با آداب قدوبانہ و انداز غلامانہ التماس حقیر سراپا تقصیر تراب قدم جناب عالی متعالی یہ ہے کہ عمامہ اقدس پر جو کہ بفضل خداوند قدیر زدہ ظلال سحاب کرامت و ابر گہر بار دین و حکمت ہے ایک آتش پارہ نا چیز و وحشی ہوا پر سوار ہو کے مثل آتش نمرود شرر انداز ہوئی ہے اور قریب ہے کہ بوجہ علم کو ارباب مقدس کو سیال کرے۔ لہذا مناسب و انسب ہے کہ فانوس عمامہ کو قندیل دماغ سے دور فرمائے صدوف الطاف سے شرر میں مبادا کہ زنبیلہ زرہ سے سفیدہ مثل خورشید جوار کلاں آتش دیدہ ہو جائے۔ اور آسیب داغ دماغ کو مثل ایاغ روشن کر دے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید المرسلین آمین۔ آمین۔ الف آمین!"

القاب کی رام کہانی ختم ہوئی تھی کہ ٹکی چندیا آئینہ دار ہوگی۔

تخفیف قیمت

اودھ پنچ کے متعلق شاگردان مدارس کی اکثر درخواستیں آتی ہیں شرط ضروری یہ ہے کہ درخواستوں پر ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر کی تصدیق ہو تو سالانہ قیمت پیشگی بجائے پانچ روپیہ کے چار روپیہ اور ششماہی بجائے تین روپیہ کے دو روپیہ آٹھ آنے کا منی آرڈر قبول کیا جا سکتا ہے۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مولوی صاحب بہارت پٹنے کے ہاتھ دکھانے اور اپنی کھوپڑی کی مرمت آپ ہی کرنے لگے۔

تم نے بھی کیا آنے کو پھر دونوں سفر کی خستگی بدلی دور کرنے رہے پھر سنا تو آج یہاں دعوت کے جلسے ہونگے رہے ہیں کل وہاں شکار سے جی بہلا رہے ہیں۔ سال بھر سے زیادہ شیطانی روحوں کا تماشا دیکھتے رہے یہاں سر پھٹول ہوئی وہاں جوتی پیزار ہوئی۔ مقدمے ہوئے اتنی صد آنکھیں ہوئی ہوں اتنے جیل خانے گئے۔

اب تو یہ عذر بھی نہیں ہو سکتا کہ ہمیں ہماری ملازمت کو ضبط کرنے کے لیے ہندوستان آدمی ہیں وہ نہیں دیتی وہ دن لد گئے جب خلیل خان فاختہ اڑاتے تھے پانیکات کی جگہ اب چالی کاٹ ہے۔ ستیاگرہ کے عوض۔ ستیا ناس گھر ہے خطاب بھی سر جھکا کے بہت قبول کیے جاتے ہیں۔ دکانیں اور نوکریاں چھوڑنے کی وبا بھی جا ہو چکی (پانچ چار برس ہو گئے) وہ قول بھی بھول کی دھار میں بہہ گیا کہ پاس نہیں یا سر ہی نہیں۔ آزادی بھوت ہا آخر کوں سی دشواری تھی جو تم نے آتے ہی "اون اختیارات سے کام نہ لیا جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ" کی رو سے حاصل تھے اور بھی یہ بات کہ ہندوستانیوں کے آپس کی جوتی پیزار مار دھاڑ سے اٹھارہ مہینوں میں ڈھائی سو آدمی مارے گئے اون کی موت سے تمہارا دل کڑھا اور بیشک حق بجانب تمہارا ہے ایک حاکم کو ایسا ہی رحم دل ہونا چاہیے میرے نواب صاحب کی طرح نوٹ کوئی سخت دل ہو کہ تم کوڑی کی خورد و نوش روز جھاتی پر مونگ دلتی ہو اور وہ ایک "اودھ" پر ڈال دیتے ہیں یا لاش چار چھوڑ آئے تو جیسے سور کا سا خاندان کرے کوئی کہ اگر جو کہ جلیان والے باغ میں ڈائر اور او ڈوائر نے ڈھائی سوسے کہیں زیادہ آدمی بھاڑ سے کی طرح بھون دیئے پھر بھی تیوری پر بل نہ آیا اور معلوم نہیں کتنے ہوں گے عاشق کی آرزوؤں کی طرح ایک آدمی کے دل میں نکلے او بگھیر کے وہ سب سرکاری فوجداروں نے مارڈالے مگر کان پر جوں نہ رینگی۔ ہندوستان میں یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے تو سو تک میرے وزیر صاحب پھر مرنے کے لیے ہی دیا گیا ہے۔ شوکر وں سے تیلیاں بجنی ہیں

تباہی مرتے ہیں اور آپس میں لڑتے ہیں تب بھی ملک الموت سے آمنا سامنا ہوتا ہے۔ بقول تمہارے یہ رشک و حسد کے جذبے حافظ کی وصلی سے اون تاریکی پچھلے واقعات کو رگڑ دیتے اور ان پر ریشمی گار خوشنما خوبصورت پردہ ڈال دیتے ہیں جو تہذیب و انسانیت کو کبھی نقصان پہونچا تھا وہ پچھلی باتیں یاد رہتی ہیں نہ اوس پچھتاوے کا اثر دلوں پر باقی رہتا ہے جو لڑنے جھگڑنے کے بعد ہوا تھا۔ لیکن یہ خاصیت رشک و حسد کے جذبوں ہی میں نہیں ہے بلکہ ساری خلقت بھلکڑ ہے وہ احسان بھی جلدی بھلا دیتی ہے اور دوسروں کی خیر خواہیاں بھی بھول جاتی ہے۔ اپنے وعدوں سے بھی بے پروا ہو جاتی ہے۔ وہ فرنگی مدعیوں کی طرف سے بھی غفلت کرتی ہے۔ اپنا برا وقت بھی یاد نہیں رکھتی "معاف کرو" پر عمل ہوا نہ ہو بھول جاؤ پر برابر ہوتا ہے۔ خدا کی سوار ایسے چینٹے پر جو یاد دلانے پر بھی سونٹھ کی ناس لیے رہے۔

خدا کا شکر ہے کہ تمنے بات نہ بھولنے والا کلیجہ پایا ہے تمہیں اٹھارہ مہینے کی تمام فسادوں کی روداد یاد ہیں اور انہیں کی بنا پر تم لوگوں سے پوچھتے ہو کہ آئینی ترقی کے موضوع میں فسادات کا اثر ہندوستان پر کیا ہوگا؟ میں سب کی طرف سے جواب دیتی ہوں کہ یورپ کی لڑائی میں تن من دھن سے ہندوستانیوں کی مدد کا جو اثر ہوا اسی طرح ٹھیک ہو لاہٹ دیگی سو وہی اثر ہوگا۔

مانگنے والوں کو روٹی کے عوض پتھر ملا تھا۔ بھوک میں پتھر پیٹ پر باندھا جاتا ہے۔ ایک کمیشن بیٹھے گا اسکا خرچ ہندوستانیوں کی گاڑھی کمائی سے لیا جائیگا۔ سوشا چونی ہوگی۔ ایک زمین کی لیگا ایک آسمان کی۔ دھومیں ہونگی اور سب کے بعد لوگ چوتڑوں سے ہاتھ پونچھ کے اپنی راہ لینگے۔ کارروائی کی ترتیب میں دیر ہوگی اتنے میں لوگوں کی آنکھیں پتھرا دینگی یکایک صدا سنائی دیگی کی اصلاحات و اختیارات اسوجہ سے ناکام رہے کہ بروقت شہنائی بجائی گئی تھی اسے نہیں کی توفیر کیا ہوگی کمیشن سفارش کرتا ہے کہ جاری جاری ہوتے ہوتے موقوف کر دیے جائیں

نا کر کہ کلائی سنبھال نہیں سکتی سوت کے لیے ڈورے باندھے رو۔ یہ کیا واہیات بات ہے مرغیاں پالنے سے کیا فائدہ اونسے کو اچھی اچھی خوبصورت دیسی بلیاں پالیں۔ دس برس تک ان کے بچے لڑتے جھگڑتے دیکھا کرتے رہیے انتظام میں ابتری ہوئی تو گورے حاکموں کی ایک فوج نئی بھی ضروری ہے۔ وائسرائے کے اختیارات کہیں کچھ اور بڑھنے چاہئیں تاکہ ان خصوص اختیارات سے کام لے کے وہ پاس کیے ہوئے قانون کی ناک مروڑ دیا کرے اور اس طرح ہندوستان رفتہ رفتہ آزادی کی پگڈنڈی پر ڈھیکلی کرتا ہوا پہونچ جائے۔ زراعت میں سائنٹفک طریقے اختیار کیے جائیں۔ آلات لندن مہیا کرینگا غرض اسیطرح کی ادبری ڈاور دکھاوے کی دو ایک سفارشیں ہونگی ان بے تکی سفارشوں پر بھی گورے بچڑے والے بلڑ مچا دینگے تانے بانے ہم رہ گئے۔ اب تو ہندوستان میں ہمارا دن نکلنا دشوار ہے۔ ہم بے ہندوستانیوں کی حکومت نہیں اوٹھ سکتی۔ یورپین ایسوسی ایشن ایک طرف اینگلو انڈین ایسوسی ایشن دوسری طرف۔ پھر حکومت ان سفارشوں پر

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(دیکھو ۔۔۔ ۔۔۔ کے لیے)

(۔۔۔) دعویٰ نمبر ۔۔۔ بعدالت ۔۔۔ دیوانی ۔۔۔

اعدالت جناب مولوی ۔۔۔ صاحب بہادر سب اسسٹنٹ ۔۔۔ و ۔۔۔ مقام ۔۔۔

[illegible]

دستخط حاکم عدالت

ضرور کرینگی اور انھین ایسی شقتین چکھائینگی کہ گوری آبادی کے دل کی انگیٹھی مین جو آگ دہک رہی ہے اوسپر پانی پڑ جائے۔ اور ہندوستانیون کی آپس کی جنگ پیو ہو کھاؤ بیت وت دیا اب زیادہ ہوس ٹھیک نہین پہلے اپنی صورت تو چینی مین پیشاب کرکے دیکھو۔ یہ منھ اور مسالا لہ گنے کا بہانہ بتائینگی۔ کیا معنی کہ یہی بات ہندوستانیون کی آج ہر ایک انگریز کو یاد ہے۔ اور گو سب باتین زبین سے اوتر گئین۔

مہربان لاٹ صاحب تمنے سال بھر تک جو ہمت ہندوستانیون کی اتحاد کی ہر گمری [illegible] انگلستان مین و خوشی اوسکا شکریہ ہندوستانی ادا نہین کرسکتے۔ اسے تم چہرہ سند ور تمھاری توند و چوگنی ہو جائے تمھارے حافظہ مین آتنی ترقی ہو کہ بیٹھے ٹانڈے کی سب باتین یاد رہین۔ نظام حیدر آباد اپنا کل خزانہ تمھاری قوم کے حوالے کردین۔ تمھارے ملک مین جو کمیونسٹ اور کیپٹلسٹ کی جنگ چھڑی ہے وہ موقوف ہو جائے۔ اور دونون کی صلح ہو۔

مگر مین اتنا ضرور کہونگی کہ سال بھر تک واقعات پر ریویو کرنے مین تمنے دس سامعین کے بھی کان کاٹے ہونگے بلکہ ساتھ ایک سرا مین [illegible] لے اچھی بہت سر اوٹھایا ہے۔ میان گھبرائے کہ خدا خواستہ میرا گھوڑا کہین [illegible] [illegible]

[illegible]

بدھو: حضور [illegible]

[illegible]

میان: [illegible]

بدھو: [illegible]

[illegible]

ایک ذرا ڈھیلی ہوئی ہوتی ہین۔

میان: اللہ تمھاری فکر دفع کرے۔ خدا کے لیے گھوڑے کی فکر رکھو۔

بدھو: کیا مجال چوردن کی۔ مین تو جاگ رہا ہون۔

تھوڑی دیر آنکھ بند ہوئی تھی کہ چور ہو گئے۔

میان: بدھو۔ بدھو۔ ارے بھائی کس فکر مین ہو۔

بدھو: حضور اب یہ فکر ہے کہ زمین جو زمین مین گاڑی جاتی ہے تو اسکی مٹی کہان چلی جاتی ہے۔

میان: ہائے تمھاری فکر نے اوکھی مین کہین جو دن دن ہانین بھائی گھوڑے سے غافل نہ رہنا۔

بدھو: الفت کیسی قسم سے یہی جو بات بات سے یکی ہو نہ گھبر کو نیند آئی تھی کہ دل نے ٹوکا دیا۔

میان: ارے بھائی اب کس فکر مین ہو۔

بدھو: حضور جب آپ بتا سکتے ہین کہ زین پر رنگ کون پھیرتا ہے۔

میان: خدا خیر کرے تمھاری فکر نیا [illegible]

ایکی صبح ہوتے میان کی آنکھ کھلی حسب معمول بدھو سے پوچھا کس فکر مین ہو۔ بدھو [illegible]

[illegible]

کی بیشت [illegible] دیکھا۔

ہندوستان [illegible]

[illegible]

کتنی بڑی بات ہے۔ ایسا ایکا ایسی یکجہتی جو تمھارے مزاج اور تمھاری طرض کے موافق ہو ہر وقت ممکن ہے بلکہ آج بھی ہے۔ چاہئے اسے عملی آزادی کیساتھ کوئی گٹھ جوڑ نہو۔

ابھی اس جنگ سے کوئی نقصان نہین ہونے پایا۔ چند ابھی انھین کی گنتی ہوئی اور جیلخانے بھی بھر گئے۔ ہان جیل خانے بھیجنے کی زحمت البتہ حاکمون کو ہوئی۔ اس زحمت کی معافی ہم ہوئے نہین مانگتے تو نیا اور کی طرف سے مانگے لیتی ہون۔

خیر تم ہو گا اب اس ذکر کو جانے دو مین نہایت خوشی کے ساتھ دیکھتی ہو نگی کہ تمھارے فرمان بردار لیڈر ایکا پیدا کرنے مین کامیاب ہوتے ہین یا اس لیکے مین کوئی نیا تجھیت کرا الرتیہ مین۔ خدا وہ دن لائے ایک سال تو ریویو مین گزر گیا تو دوسرے سال کیا کیجو نہین معہ ہو تو بٹ رہتین کے شر [illegible] فرست ساری کی آفت ہے۔ تعصب اور جلن کا بازار گرم ہے۔ ایک شہر دوسرا سال لٹ ہوا دیش ہو جائے تو کیجو کہ بڑی بات ہوئی۔ [illegible] ہندو ساد دو بندی کے ہوئے تبلیغ شدھی تنظیم سنگھٹن۔ رام لیلا کرم کتھا اور مولود۔ یا اللہ ایک بات جو تو کوئی کے۔

تم سے ہمدے کیسان خطون مین جب کبھی تمھین دوسری تقریر کا موقع ملے [illegible] [illegible]

آگرہ مین یونانی طبی اسکول

[illegible]

المشتہر [illegible] سکریٹری طبی اسکول آگرہ



"خوان بڑا خوان پوش بڑا ۔ کھول کے دیکھو تو چھوٹا نکلا"

تمہید والسرائے :۔ "جہاں کے افراد حسن اخلاق سے خالی ہوں وہاں خود مختار حکومت بیرائے نام ہوگی۔۔۔۔۔۔"

نصیحت پنچ :۔ "لہٰذا اے اہل وطن اس عظیم الشان تمہید کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اونٹ کے منہ کو زیرہ"

سوال بھر دہرا کر اسکا نام بیان کر کے مجھے مطمئن کر دوگے۔
اسی بان مین عنصری عورت ذات ناقص العقل فقط
والسلام بجز علی ذلک ...
نظم خلا سفر

مولانا پنچ کی نوٹ بک

بے تعصبی کا طوفان

قانون توہین مذہب کا مسودہ پیش ہوتے ہی بہت لوگ طبیعتوں کے جوہر کھلے۔ سب تو خیر مگر سید تقی صاحب دیگر سلامت روافراد سے بہتر ہے آپ خدانخواستہ اس بل کو عوام میں پیش کیے جانے کے حد سے کیون ہوتے اسلیئے کہ یہ متعصبوں کا کام ہے۔ لہذا آپ نے بل کمیٹی کے سپرد کرنے کی حمایت فرمائی اور بے تعصبی کی داستان میں فرمایا۔

میں یہ گوارا کر سکتا ہوں کہ دیکھوں کہ کعبہ معظمہ آگ سے جل رہا ہے لیکن میں یہ نہیں گوارا کر سکتا کہ کسی دوسرے شخص کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچایا جانے والا مضمون شایع ہو۔ رستمبر الحمد مری گوارائی ایک شاعر نے کہا ہے

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاران کعبہ یک دل بہتر است

شاعر نے ظاہر مشہور حدیث سے اقتباس مطلب کیا ہے۔
"قلب المومن عرش اللہ" عرش اللہ اور کی نگاہ میں کعبہ سے زیادہ وسیع ہے۔ قرآن کی ایک آیت بھی دل کو جلوہ گاہ قدرت مقدس بتاتی ہے۔ سودا کہتے ہیں کہ

ارض و سما کہاں تری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے

مگر کعبہ میں آگ لگنے کو اس فیاضی کے ساتھ کسی نے بھی شاید گوارا کیا ہوگا۔ ہمنے اصل الفاظ نہیں دیکھے ترجمہ دیکھا ہے ترجمہ میں غلطی کا امکان ہے۔ عجب نہیں کہ سید صاحب کا مطلب کچھ اور ہو اور کہہ گئے ہوں کچھ اور کیا ہوا پڑھنے کی زبان پھسل ہی جاتی ہے۔ یہ آپ کہنا چاہتے تھے کہ مذہبی جھگڑے چلانے کے ذریعے سے دل دکھانے کو میں ایسا سمجھتا ہوں جیسے کعبہ میں کوئی آگ لگا دے۔

لیکن آپ کی مراد اگر یہ نہ تھی تو کہنا پڑیگا کہ آنکھوں کے سامنے آتش بازی کا تماشہ ہو تو اس سے آپ کے مذہب کی توہین نہ ہوگی۔ آپ اسے گوارا کرینگے۔ امید نہیں ہے کہ آپ کی گوارائی کی داد کسی غیر مسلم کی طرف سے دیجائے وہ خواہ مخواہ سوء ظن میں مبتلا ہوگا کہ جو کعبے کا جلنا گوارا کر لیتا ہے وہ بت خانہ کی پروا کب کریگا۔ مسلمان اپنی جگہ کہینگے کہ گوارائی دلیل بے تعلقی ہے۔

"یہ گھر رہا مبارک وہ گھر جلا سلامت"

جاپان میں زلزلہ آیا تو کسے پروا ہوئی۔ گجرات میں سیلاب آیا ہے ہم مزے سے ٹانگ پھیلا کے سوتے ہیں۔ ہمیں زار روس سے کوئی تعلق نہیں اگر ہم کسی موقع پر کہیں کہ واللہ جاپانی نے اپنی بی بی کو گھور کے دیکھا تو ہمیں اتنا ہی ملال ہوگا جیسے زار روس کے قتل کا۔ سچ ہے "بیدرد انسان نہیں انسان"۔

دست حق پرست پر مسلمان ہونا

یہ ایک نیا ہی ورد ہے۔ اسلام عبارت ہے چند اعتقادات سے جو کوئی انکو دل سے مانتا اور زبان سے اقرار کرتا ہے وہ مسلم ہے۔ ان معتقدات کو ہاتھ سے کوئی واسطہ نہیں مگر کچھ دنوں سے یہ رسم جاری ہوئی ہے کہ کسی شاہ صاحب یا مولوی صاحب کے دست حق پرست پر بیٹھ کے آدمی مسلمان ہو تو وہ قابل افتخار مسلمان ہوتا ہے۔ پیر کی ظرفیت نہایت لطیف ہے واہ رے پیر۔ داغ کی پرانی زمین میں اس قسم کی خبروں سے خواہ مخواہ عصبیت کو ترقی ہونے کے علاوہ غریب اخبار نویس مفت کھینچا تانی میں پھنستے ہیں۔ کسی دل لگی باز نے قلم اٹھا کے لکھ بھیجا۔
"مکرمی جناب اڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض ہے کہ آج بتاریخ ۱۵ ماہ ... باز دہم مختاری کومری سوامی ... گپتا نندجی نے قبلہ عالم ... حضرت خداوند عالم کیون نہیں کہتے ہو مولانا پیر سید حسن میان صاحب مدظلہ العالی کے دست حق پرست پر اسلام قبول فرمایا اور دونکا اسلامی نام گنپو اللہ اسلام رکھا گیا۔ خدا استقامت بخشے اصل یہ ہے کہ مولانا کے فیض نافذ ہی سے عالم عالم مستفیض ہو رہا ہے فقط"

سادہ لوح اڈیٹر صاحب نے مارے خوشی کے جھٹ سے دل لگی بازی نامہ کو شایع ہی تو کر دیا نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ چلیے ہفتہ دو ہفتہ کے بعد نوٹس چلا آتا ہے:-
"پنڈت گوبند ناتھ وکیل مجاز از طرف سری سوامی گپتا نندجی۔
بنام اڈیٹر اخبار "دہشت"
واضح ہو کہ آپ کے اخبار مورخہ .... کے صفحہ .. میں میرے موکل کی نسبت ایک خبر شایع ہوئی ہے جس سے میرے موکل کی سخت توہین ہوئی اور مالی نقصان بھی پہونچا۔ اور اسکی برادری اور اس سے برافروختہ ہوگئی لہذا آپ کان پکڑ کے اور لکھتے ہو کہ میرے موکل کو سجدہ کیجیے ورنہ آپ کے خلاف چارہ جوئی مناسب عمل میں آئیگی۔ یاد رہے کہ اندر ایک ہفتہ کے سجدہ کیجیے ورنہ بعد انقضائے میعاد آپ کی داڑھی ہوگی اور ہمارا ہاتھ"

اب اڈیٹر صاحب کے واسطے دو ہی راستے ہیں یا تو بیہودہ حماقت اور اقرار نامہ میں جو کہ سجدے کی ہی قسم ہے۔ یا کچہری کے ایسے پھیرے کرتے رہیں اور قسمیں کھا کھا کے بیان فرمائیں کہ ہماری نیت ہرگز توہین کی نہ تھی بلکہ ہماری نگاہ میں تو

موجودہ مشکلات کا حل

الفضل کے خاص نمبر میں ملاحظہ فرمائیں

کون مسلمان ہے۔ جو موجودہ مشکلات کی وجہ سے پریشان نہیں اور ان سے نجات پانا نہیں چاہتا۔ اور کون ہے۔ جو ہندو مسلم تعلقات کا بہترین حل کرنے کے لیے متفکر نہیں۔

اگر آپ آمادہ عمل ہیں اور اس میں سہولت چاہتے ہیں۔ تو احمدی جماعت کے قابل اور علما فضلا کی آرا ان مسائل پر ملاحظہ فرمائیں جو الفضل کے خاص نمبر ۳۰ اگست میں شایع کی گئی ہیں۔ انکے علاوہ اسلام کی تائید اور دیگر مذاہب کی تردید میں بھی بہترین مضامین درج ہیں کل ۴۴ صفحات ہیں۔ ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔ اگر آپ سالانہ ... روپیہ بھیجکر خریداری داخل کرکے الفضل جاری کرائیں تو یہ نمبر مفت ملیگا۔

منیجر الفضل قادیان۔

پندوت کی بہ نسبت سابق کے اب بہت زیادہ باوقعت ہو گئے اور کہیے یہ نظر باہر سے آیا تھا جنے قبر اسی نقل کی ہے۔ سزا اور ہوات حاکم صاحب کے اختیار میں ہے۔ نیت اچھی دیکھی تو چھوڑ دیا نہیں تو بڑے گھر کی ہوا کھانے بھیجدیا۔ "دست حق پرست" کو کیا پڑی ہے جو اعانت فرمائے۔

الغرض یہ کام تجارتی عنوان سے مسلمان بھی کرتے ہیں اور ہندو بھی گویا تمام پر بچے اسوقت مشن کے فرائض انجام دیتے ہیں ان کی کوئی خاص پالیسی نہیں ہے خرابی یہ ہے کہ اگر دست حق پرست کے کار نامے بڑی بڑی موٹی خنگی سرخیوں سے نہ شایع ہوں تو دست حق پرست کا ٹھینگا سر نگین ہو جاتا ہے۔

اللہ دست حق پرست کی چوٹ سے بچائے۔

المختصرات

بخت نصر نے ڈینیال نبی سے اپنی آرزو بیان کی کہ تماری صورت کا ایک پتہ پیدا ہو جاتا تو مجھے خوشی ہوتی [illegible] اونھون نے فرمایا یہ کوئی دشوار بات نہیں۔ قوت تصور کو تصویر ہی تو ہی لگا مجھے رجب بیگم صاحب سے خوش فعلیون کا وقت آئے تو میری شکل و صورت پر دھیان رکھے جو بچہ پیدا ہوگا وہ میری شکل کا ہوگا [illegible] منتے ہیں کہ ذفران ہاسپٹل رنگون میں دادا علی شاہ مرحوم [illegible] ایک عورت کے یہان پیدا ہوا [illegible] معلوم ہوتا [illegible] کے وقت [illegible]

[illegible]

قدرت رکھتا ہے عجب ہے کہ اب بھی اودھ میں استاذ کی کی تقلید باقی ہے۔

شعرا فرضی سنگین مورت سے معشوق بے پروا و بے حس کی تشبیہ دیتے ہیں مگر خود پتھر کے نہیں ہو جاتے سنگین دل سنگین جگر ہونا بھی ان معشوقوں کے اوصاف میں داخل ہے۔ قوت متصورہ کا تصور سے متاثر ہونا اور یہ بیان ہو چکا اور "من تو شدم تو من شدی" کا فلسفہ بھی بہت مشہور ہے۔ لہذا اگر کسی ظریف شاعر کے ساتھ عشق دل لگی پر آمادہ ہو جائے اسکے دیگر اعضا کو چھوڑ کے صرف گردہ پتھر کا بنائے تو کوئی عجیب بات نہیں۔

ہمارے شہر کے مشہور بے بدل ظریف شاعر منشی سید مقبول حسین صاحب کے ساتھ عشق نے یہی دل لگی کی اور ان کے گردے میں پتھر ان کے [illegible] بیٹے تو علاج ہوتا رہا آجکل ڈاکٹری علاج بھی ظرافت سے خالی نہیں ایک نبض دیکھے دوسرا ادرار و ملاحظہ کرے۔ تیسرا خون جانچے۔ چوتھا ایکسریز کی [illegible]

[illegible]



عاجز ہو گئے تو پہونچے بھوپال وہان ایک گوشہ نشین فقیر نے دوا کے ساتھ سنگریزے کھلائے۔ اب یہ پڑھایا ہے

تال سو کھ پر بیٹھ بچے ہنسا کیون نہ جائین
باندھے بجلی پیٹ کے سو کنکر چات ہین کلائین

نتیجہ بفضل خدا ہے خوب ہوا اور پہلی تکلیف دو اللہ کی پتھریوں سے لڑی اور ناندر والی مغلوب ہو کے پیشاب کی راہ سے نکلنے پر مجبور ہوئی سے

رنگ لایا یہ جنون اپنا ظریف
موت کی دھار سے پتھر نکلے

شکر ہے کہ سنگین وگردہ گداز مرض عشق بہ گیا مبارک باد۔

آخر خاندان قزلباش کے مقدمہ کا وقت اس کو پہنچا کر نواب محمد علی خان صاحب جیت گئے اور مرزا شاہ باد ہے بہ فتح و شکست خلاف امید نہیں لوگ پہنچنے سے کہتے تھے کہ خان بہادر محمد مہدی حسن صاحب جیسے دیوانی مقدمہ میں پیروی کرتے ہیں اوسمین کامیابی نہیں ہوتی۔

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنا یا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک مشہور اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد و ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار مین تھے [illegible] کی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین انسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر کے ہے اور اگر نہ بر قادر ہین تو کتاب کو سمجھ لینے کے بعد چونکہ نہایت صراحت سے ابتدا سے کتاب مین لکھ دیئے گئے ہین [illegible] گویا کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا ستار کی مدد سے کام نکال سکتے ہین۔ اسکے علاوہ دیگر تشریحات [illegible] آپکو اس کتاب مین ملے گی فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے

اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصہ دوم نہایت مقبول ہوا ہر تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ ناز اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

حصہ اول کی قیمتی فی جلد محصول ڈاک [illegible]

المشتہر : منیجر اودھ پنچ لکھنؤ